ڈاکٹر سید تقی عابدی، کینڈا

''ہندو شعرا عاشقِ امام حسینؑ''

(چالیس سے زیادہ ہندو شاعروں کا نمونہ کلام)

گلدستۂ عقیدت

ع۔ پھول کچھ میں نے چنے ہیں قدردانوں کے لیے۔

جناب رگھوپتی سہائے فراقؔ گورکھپوری

خون شہید کا ترے آج زیبِ داستاں
نعرۂ انقلاب ہے ماتم رفتگاں نہیں

پنڈت لبھو رام جوشؔ ملسیانی

صبر اور ہے تسلیم و رضا اور ہی کچھ ہے
حق بات پہ مرنے کا مزا اور ہی کچھ ہے
یوں تو ہیں بہت دہر میں ایثار کے بندے
ایثارِ امام الشہداؑ اور ہی کچھ ہے

جناب مہندر سنگھ بیدی سحرؔ

گلشنِ صدق و صفا کا لالۂ رنگیں حسینؑ
شمع عالم مشعلِ دنیا چراغِ دیں حسینؑ
سر سے پا تک سرخیِ افسانۂ خونیں حسینؑ
جس پہ شاہوں کی خوشی قربان وہ غمگیں حسینؑ
مطلعِ نورِ مہ و پرویں ہے پیشانی تری
باج لیتی ہے ہر اک مذہب سے قربانی تیری
بارشِ رحمت کا مژدہ بابِ حکمت کی کلید
روزِ روشن کی بشارت صبحِ رنگیں کی نوید
ہر نظام کہنہ کو پیغام آئین جدید
اے کہ ہے تیری شہادت اصل میں مرگِ یزید
تیری مظلومی نے ظالم کو کیا یوں بے نشاں
ڈھونڈتا پھرتا ہے اسکی ہڈیوں کو آسماں

☆

زندہ اسلام کو کیا تونے
حق و باطل دکھا دیا تونے
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے
مر کے جینا سکھادیا تونے

جناب برج ناتھ پرشاد مخمورؔ لکھنوی

آنکھیں کہتی ہیں کہ تیرے نور کو دیکھا کریں
ہونٹ کہتے ہیں کہ تیرے نقشِ پا چوما کریں
مَن کے مندر میں بٹھا کر تجھ کو اے سبط نبیؐ
دل یہ کہتا ہے کہ تیری عمر بھر پوجا کریں

☆

وفا کی راہ چلتے ہیں وفا کی روشنی والے
کلامِ حق بھی پڑھ لیتے ہیں آیات جلی والے
مسلماں تو نہیں ہیں ہم، مگر اتنا سمجھتے ہیں
درِ جنّت سے واپس آ نہیں سکتے علیؑ والے

☆

ہم اپنا نام اور اپنی عقیدت کو بتادیں گے
جو پردہ ظاہری دنیا سمجھتی ہے اٹھا دیں گے
ہمیں جنّت میں جانے سے اگر رضوان روکے گا
تو سینے پر نشانِ ماتم سرورؑ دکھادیں گے

جناب جگن ناتھ آزادؔ

اے گردشِ زمانہ ٹھہر جا ذرا یہیں
ایسی مثال پھر نہ ملے گی تجھے کہیں
گھوڑے سے گر چکے ہیں شہ مشرقین اب
سجدہ میں سر جھکائے ہوئے ہیں حسینؑ اب
وہ ہاتھ اٹھا لعین کا شمشیر تول کر
بھر پور وار جسم اِدھر اور سر اُدھر
اے بے سواد رازِ حقیقت سے بے خبر
سجدہ یہی ہے سجدۂ معبود، کم نظر
بے مثل بے عدیل شہادت یہی تو ہے
کہتے ہیں جس کو اصل عبادت یہی تو ہے

جناب کالی داس گپتا رضاؔ

السلام اے شاہِ دوراں السلام اے شاہِ دیں
السلام ابنِ پیمبرؐ اے امامت کے امیں
السلام اے دشمنی سے دور الفت کے قریں
السلام اے مرکزِ علم و عمل صد آفریں
واقعی شبیرؑ نے اپنے لہو سے اے رضاؔ
عظمتِ اسلام کے جامعہ کو رنگیں کردیا

جناب درشن سنگھ گلؔ

ایک مظلوم نے خنجر کے تلے سر رکھ کر
روحِ آدم کو زمانے میں سرفراز کیا
فاتحِ گردشِ دوراں، شہِ تسلیم و رضا
اہلِ ہمت تری ہمت کی قسم کھائیں گے

جناب کرشن بہاری نورؔ

اے مرکزِ ایماں زندہ باد اے صبر کے پرچم زندہ باد
یہ اشک ٹپک کر کہتا ہے شبیرؑ کا ماتم زندہ باد
روضہ پہ ترے سر جھکتے ہیں ہر نقشِ قدم پر سجدے ہیں
اے جادۂ عظمت زندہ باد اے منزلِ محکم زندہ باد
ہندو ہو کہ مسلم یاد کریں جلووں سے نظر ہٹتی ہی نہیں
اے شمعِ حقیقت زندہ باد اے نورِ دو عالم زندہ باد
ہر ملک میں غم ہر دل میں الم ہر بزم میں ذکر و فکر و وفا
ہر غم ہے تیرے سائے میں مظلوم کے پرچم زندہ باد

جناب جوالا پرشاد نگم روشؔ

عزم و عمل کو حاصل ایثار کردیا
اونچا حسینؑ دین کا معیار کردیا
اپنے عمل سے خون سے ایثار سے حسینؑ
مردہ رگِ حیات کو بیدار کردیا
انسانیت پہ جتنا ہے احساں حسینؑ کا
انسانیت کو اتنا گراں بار کردیا
فرعونیت رہی نہ جہاں میں یزیدیت
لعنت کا طوق زینتِ گفتار کردیا
ہم نے حسینیت کو دیا ہے روشؔ فروغ
لیکن یزیدیت کو بھی فی النّار کردیا

جناب وشوا ناتھ پرشاد ماتھرؔ لکھنوی

حسینؑ نام ہے توحید کی قدامت کا
حسینؑ نام ہے انسان کی خلافت کا
دوبارہ دینِ محمدؐ نے زندگی پائی
حسینؑ نام ہے اسلام کی حفاظت کا
بلند نیزے پہ جنبش لبوں کی کہتی ہے
حسینؑ نام ہے قرآن کی فصاحت کا
وہ جذب جس میں کہ مذہب کی کوئی قید نہیں
حسینؑ نام ہے انسان سے محبت کا

نہ سمجھے کوئی مگر ہم سمجھتے ہیں ماتھرؔ
حسینؑ نام ہے اسلام کی صداقت کا

☆

بنے ہیں نور کا مرکز رہِ وفا کے لیے
یہ چند جلوے ہیں مخصوص کربلا کے لیے
کبھی تھا صبرِ خلیلؑ اور اب ہے صبرِ حسینؑ
وہ ابتدا کے لیے تھا یہ انتہا کے لیے

جناب لالہ دگمبر پرشاد گوہرؔ دہلوی

مخصوص نہ محکوم نہ سرور کے لیے ہے
مسرور نہ مجبور نہ مضطر کے لیے ہے
تخصیص نہ ہندو کی نہ مسلم کی ہے اس میں
شبیرؑ کا پیغام جہاں بھر کے لیے ہے

جناب بنارسی لال ورماؔ

یہ غلط ہے کہ مسلمانوں کے پیارے ہیں حسینؑ
ہر دکھے دل کے زمانے میں سہارے ہیں حسینؑ
اس نبیؐ زادہ کی قربانی تھی ایسی ورماؔ
آج ہندو بھی یہ کہتے ہیں ہمارے ہیں حسینؑ

☆

رگ رگ میں تیری خونِ شہادت ہے اے حسینؑ
تیرے عمل میں عکسِ نبوت ہے اے حسینؑ
قائم نماز تیری بدولت ہے اے حسینؑ
تیری جبین لوحِ شریعت ہے اے حسین
آزاد ہو گیا ہے وہ دوزخ کی آگ سے
جس شخص کو بھی تجھ سے محبت ہے اے حسینؑ

☆

لوگ اب عقل کے قائل ہیں نہ تدبیر کے ہیں
حُر کی تقدیر کے یا پھر مری تقدیر کے ہیں
آگ دوزخ کی جلائے گی مجھے کیا ورماؔ
میرے سینے پہ نشاں ماتمِ شبیرؑ کے ہیں

جناب کنور سین مضطرؔ

ایمان اور کفر میں باہم لڑائی تھی
کعبہ پہ کافرانِ عرب کی چڑھائی تھی
حاضر تھی پانچ وقت اطاعت میں واں نماز
ہر دم تھی ان کی صوتِ حُسن پر اذاں کو ناز
قد قامت ان کی قامت موزوں سے سرفراز
تھا باادب رکوع جھکائے سر نیاز
بھیجیں درود ان کی نہ کیوں روحِ پاک پر
سجدے کا سر ہے آج تلک جن کی خاک پر

منشی گوپی ناتھ امنؔ

قربانیوں کی شان بہ نامِ حسینؑ ہے
یعنی بہت بلند مقامِ حسینؑ ہے
رکّھو نہ راہ حق میں کبھی جان و تن عزیز
اے مومنو سُنو یہ پیامِ حسینؑ ہے
اس کو کسی کتاب میں کرتے ہو کیا تلاش
ہر پاک دل پہ نقش کلامِ حسینؑ ہے
کافر کوئی کہے تو کہے امنؔ کو مگر
اس کے دل و جگر میں قیامِ حسینؑ ہے

☆

جو ذریعہ تیغ کا سمجھتے ہیں
تو پھر وہ معنی اسلام کیا سمجھتے ہیں
سلامتی تو ہے اسلام اور کیا شئے ہے
اسے فجور سے ہم ماورا سمجھتے ہیں

☆

ہندو ہوں وہ ہندو کہ بہ فیضانِ تصوّر
ہوجاتا ہے دیدار حسینؑ ابن علیؑ کا

☆

ثنا خوانِ پیمبرؐ ذاکرِ آلِ پیمبرؐ ہے
خدا ہی جانتا ہے بندہ مومن ہے کہ کافر ہے

☆

غمِ حسینؑ میں جو آنکھ تر نہیں ہوتی
اسے نصیب حقیقی نظر نہیں ہوتی
غمِ حسینؑ نہ ہوتا جو امنؔ کے دل میں
غمِ زمانہ سے اس کو مفر نہیں ہوتی

جناب پریمؔ چند گپتا

رضاو صبر کی منزل پہ چلنے والوں کو
قدم قدم پر قناعت سلام کہتی ہے
ہر ایک سال تمھیں تعزیت میں رو رو کر
پریمؔ ہند کی ملت سلام کرتی ہے

جناب راجندر ناتھ شیداؔ

نظام دہر کی جب تک ہوس پہ ہے بنیاد
رہے گی یوں ہی علمدارئ فریب و فساد
مجاہدین کو عزمِ حسینؑ لازم ہے
ابھی جہاں کے ہیں، والی یزید ابن زیاد

جناب رائے سدھ ناتھ بلی بارہ بنکی

امت نے تیری قدر نہ کی اے حسینؑ آہ
جاری ہوئی تھی تجھ سے ہدایت کی شاہراہ
ہوتا نہ تو تو شمع ہدایت جلاتا کون
نارِ سقر سے امتِ جد کو بچاتا کون

جناب شگن چند روشنؔ

روتے ہیں تیری یاد میں اہلِ وفا حسینؑ
اٹھتے ہیں تیرے نام پہ دستِ دعا حسینؑ
تونے شہید ہوکے جفا کو مٹا دیا
روشنؔ ہے تیرے نام سے نامِ وفا حسینؑ

جناب بھگوت سرن اگروال ممتازؔ

سرزمین کربلا کے ماہ و اختر کو سلام
جو ہوئے امت پہ قرباں ان بہتّر کو سلام
حامئ دینِ مبیں یعنی حسینِؑ تشنہ لب
دو جہاں کے رہنما سبطِ پیمبرؐ کو سلام

جناب نتھونی لال دھون وحشیؔ

معراجِ عقل و عشق ہے فکر رسا مری
جاتی ہے بت کدوں سے حرم تک صدا مری
جب تک کہ ہو نہ جائے زمانہ حسینؑ کا
ہم چھیڑتے رہیں گے ترانہ حسینؑ کا
نرغہ کیا جو امتِ خانہ خراب نے
ہندوستان کو یاد کیا تھا جناب نے
ہوں تشنہ کامِ معرفتِ عشقِ کبریا
پینے سے تجھ کو کام ہے پنگھٹ میں جابجا
بطحا و طوس و کاشی و پریاگ و بندھیا
متھرا و کاظمین و جگن ناتھ و کربلا
اللہ رے تشنگی میرے ذوقِ صفات کی
گنگا سے ہم کنار ہیں موجیں فرات کی

پروفیسر ہیرا لال کوپتہ

سلام نعرہ زنِ لا الہ سلام علیک
سلام نورِ دلِ مصطفیٰؐ سلام علیک

بنائے لا الہ رکھی جو سہہ کے ظلم و ستم
لہو سے سینچ کے اسلام کو کیا قائم
کیا وہ کام کہ حیراں ہے جس پہ کُل عالم
مثال تیری نہیں آج تک خدا کی قسم
ہے نقشِ پا پہ تری جاں فدا سلام علیک

جناب موہن کمار فراقؔ لکھنوی

دنیائے عقل جتنا بھی سمجھی ہے آج تک
اس سے بہت بلند ہے رتبہ حسینؑ کا
سجدوں کے واسطے ہیں جبیں کتنی بے قرار
مل جائے کاش نقشِ کفِ پا حسینؑ کا
کرنیں حسینیت کی زمانے پہ چھائی ہیں
ہر سمت دیکھ لیجیے جلوہ حسینؑ کا

جناب گوہر پرشاد ولایتؔ گورکھپوری

جا نہیں سکتا علیؑ اکبر کے گیسو کا خیال
رہ گیا واللہ یہ سودا ہمارے سر کے ساتھ
حشر میں ہوں گے سلامی ساقیٔ کوثر کے ساتھ
جس کو الفت ہے ولایتؔ آلِ پیغمبرؐ کے ساتھ

جناب منّی لال جوانؔ

زمین کی مجھے سوگند آسماں کی قسم
خدا کے گھر کی محمدؐ کے آستاں کی قسم
علیؑ کے زور کے زہراؑ کے گلستاں کی قسم
خود اپنے حسنِ عقیدت و جسم و جاں کی قسم
نصیب ہو جو مجھے آبِ چشمۂ کوثر
زبان دھو کے کروں مدحِ آلِ پیغمبرؐ
نگاہ جس گھڑی تحریرِ غم پہ جاتی ہے
تو سوزِ عشق کی لفظوں سے آنچ آتی ہے

جناب نانک چند کھتری نانکؔ

دل میں عاشق کے ہیں بت آ کے گرا دے ساقی
قلب بت خانہ ہے تو کعبہ بنا دے ساقی
یا حسینؑ آپ کی گر مجھ پہ نظر ہو جائے
نکتہ چیں سے مری عزت کی مفر ہو جائے
بزم میں آیا ہوں میں تیرے سہارے ساقی
تھا پہونچنے کو میں دوزخ کے کنارے ساقی
نشہ کو بادۂ الفت کے نہ گھٹنے دینا
پاؤں کو عشق کے میداں سے نہ ہٹنے دینا
ساقیا جلد پلا نشہ کی بڑھ جائے ترنگ
کیوں کہ لکھنی ہے بُریرِ ہمدانی کی جنگ

جناب راجا الفت رائے الفتؔ

مرا گھر دلِ پنجتن ہو گیا
سلامی جناں میں وطن ہو گیا
ہوئے کیا ہی الفت کے طالع رسا
غلامِ حسینؑ اور حسنؑ ہو گیا

☆

حق سے رو کر یہ دعا مانگی کہ صدقہ شہہ کا
سختیٔ پرسشِ اعمال نہ ہو روزِ جزا
جام کوثر کا پلائے مرا آقا مجھ کو
لے کے فردوس میں جائے مرا آقا مجھ کو

راجا دھنپت رائے محبؔ

ہر سمت نظر مجلس و ماتم آئے
پھر ہند میں سلطانِ دوعالم آئے
جی کھول کے روئیں غمِ آقا میں محبؔ
پھر جلد کہیں ماہِ مُحرم آئے

جناب یوگیندر پال صابرؔ

تیر و شمشیر نہیں نقش و نگارِ اسلام
صبر شبیرؑ میں ہے اصل وقارِ اسلام
دوشِ احمدؐ کی سواری کا عوض شہہ نے دیا
اپنے کاندھے پہ اٹھائے رہے بار اسلام

☆

بہائے ہیں مری آنکھوں نے آنسو
مژہ کی نوک پر دل کا لہو ہے
کرو ذکرِ حسینؑ اللہ کہہ کر
کہ میری چشم پُرنم با وضو ہے

☆

نسلِ آدم کا بڑھا آپ سے رتبا شبیرؑ
آپ نے رکھ لیا ہر قوم کا پردا شبیرؑ
کام جو حضرت آدمؑ سے ہوا احمدؐ تک
اس کی تکمیل بنا آپ کا سجدا شبیرؑ
ساتھ ہی رکھئے گا صابرؔ کو بروزِ محشر
مرے آقا میرے سرور میرے مولا شبیرؑ

جناب چھنولال دلگیرؔ

جس کو کہ محبت ہے امامِ شہدا کی
واللہ بہت اس پہ عنایت ہے خدا کی
حاجت نہ روا ہوگی زمانے میں کسی سے
لازم ہے محبت نبیؐ و آلِ نبیؐ سے
اے اہلِ عزا آلِ محمدؐ کی محبت
کونین میں ضائع نہیں جاتی کسی صورت
ہر ایک عبادت سے ہے افضل یہ عبادت
کام آتی ہے بے شک یہ دمِ رنج و مصیبت
دلگیرؔ سدا سیّد مظلوم کو رونا
فارغ غمِ شبیرؑ سے اک آن نہ ہونا

محترمہ روپؔ کنوار کماری

کسی رشی سے غرض ہے نہ دیوتا سے غرض
ہے اپنے دل کو محمدؐ سے مرتضیٰؑ سے غرض
یہی رشی ہیں یہی دیوتا یہی اوتار
یہی امام یہی پیشوائے روپؔ کمار
انہی کی وجہ سے پرماتما کو پہچانا
انہی کی وجہ سے ایشور کو خلق نے جانا

☆

آنکھ وہ آنکھ ہے گریاں جو رہے لیل و نہار
سر وہی سر ہے جو ٹکرائے بشر سو سو بار
سینہ کس کام کا گر داغ نہ کھائے ان کا
قلب پتھر ہے جو صدمہ نہ اٹھائے ان کا
التجا آٹھ پہر ہے میری ایشور سے یہی
بڑھ کے منصور سے رکھ بات جہاں میں میری
کلمہ منہ سے نہ بے جا میرے حاشا نکلے
قطرۂ خوں سے صدا ہائے حُسیناؑ نکلے

جناب گیان چند منصورؔ

کیوں اشکوں سے آنکھوں کو میں پرنم نہ کروں
کیوں اس شہؑ مظلوم کا میں غم نہ کروں
یہ کفر سے بدتر ہے اگر اے منصورؔ
اس زندۂ جاوید کا ماتم نہ کروں

جناب نارائن داس طالبؔ پانی پتی

یہ تو سچ ہے اے مسلمانو تمہارے ہیں حسینؑ
ہم کو بھی لیکن یہ کہنے دو ہمارے ہیں حسینؑ
روشنی دائم ہے جن کی وہ ستارے ہیں حسینؑ
عالمِ انسانیت میں سب کے پیارے ہیں حسینؑ

مہاراج راجہ بلوان سنگھ راجہ آف بنارس

مشہور زمانے میں عزادار بھی ہوں
مدّاح جنابِ شہؑ ابرار بھی ہوں
اقبال میرا اوج پہ ہے اے راجہ
صحرائی بھی ہوں حاضرِ دربار بھی ہوں

☆

جس پھول میں رنگ و بو نہیں خار ہے وہ
جو دن ہے مصیبت کا شبِ تار ہے وہ
روتی نہیں جو آنکھ غمِ سرورؑ میں
مردُم نہ کہیں روزنِ دیوار ہے وہ

جناب باوا کرشن گوپال مغمومؔ

حسینؑ ابن علیؑ کی ہم کو حاصل رہنمائی ہے
اسی کے فیض سے ہم پر اصولوں کی خدائی ہے
اِدھر دیکھو اُدھر دیکھو یہاں دیکھو وہاں دیکھو
جدھر دیکھو اُدھر شبیرؑ کی فرماں روائی ہے
مجھے مغمومؔ کتنا فخر ہے اپنے مقدر پر
سعادت مدحتِ شبیرؑ کی میں نے بھی پائی ہے

جناب دلو رام کوثریؔ لاہوری

قرآں حسینؑ پڑھتے تھے اس وقت بالیقیں
سینے پہ تھا چڑھا ہوا جب قاتل لعیں
آوازِ درد ناک سے کہتے تھے شاہِ دیں
ایاکَ نعبد کبھی **ایاکَ نستعین**
مصحف سے ساتھ کب نہ تھا شہ مشرقین کا
قرآن پڑھتے پڑھتے کٹا سر حسینؑ کا

مہاراجہ کشن پرشاد شادؔ

حق کو دیا نہ ہاتھ سے سر اپنا دے دیا
راہِ خدا میں جان کو اپنی فدا کیا
درگاہِ حق میں شیوہ تھا تسلیم اور رضا
راضی رسولؐ ان سے تھے خوشنود کبریا
وصفِ حسینؑ کوئی کرے کیا مجال ہے
اس جا زبانِ ناطقۂ خلق لال ہے

☆

روندا گیا ہے جسمِ مطہر جو گھوڑوں سے
ارمان پورے دشمنوں کے دل کے اب ہوئے
یا رب تو منتقم ہے سزا اسکی ان کو دے
اعدا کا خاندان یوں ہی خاک میں ملے
مقہور بارگاہِ الٰہی یزید ہو
اور رو سیاہ دونوں جہاں میں پلید ہو

پنڈت رام پرتاب اکملؔ جالندھری

غارت گرِ الحاد ہے پیغامِ حسینؑ
اور دشمنِ بیداد ہے پیغامِ حسینؑ
ہے واقفِ رازِ سر بلندی اکمل
وہ قوم جسے یاد ہے پیغامِ حسینؑ

جناب رام نرائن جگرؔ دہلوی

روتا ہے جو شہادتِ شبیرؑ پہ بشر
آلِ نبیؐ کا جان لو سچا غلام ہے
اس کو غلط نہ جان یہ صادق کلام ہے
بے حُب اہلبیت عبادت حرام ہے
آتی ہے بامِ عرش سے لب پر مرے ثنا
دل سے جگرؔ بھی آلِ نبیؐ کا غلام ہے

جناب کیلاش چند عیشؔ دہلوی

مومن کو ذکرِ آلِ نبوتؐ پہ فخر ہے
مدحت سرا کو شانِ امامت پہ فخر ہے

انسانیت کا درس جو مرکز بھی دے گیا
خلقِ خدا کو ایسی شہادت پہ فخر ہے

جناب مہر لال سونی ضیاؔ فتح پوری

آج تک دنیا ترے زیرِ اثر ہے اے حسینؑ
موت کو بھی ناز تیری موت پر ہے اے حسینؑ
دل میں پیدا جذبۂ شوقِ شہادت کردیا
موت بھی ہے ہستیٔ جاوید ثابت کردیا
تو نے لیکن موت کو مرکر دیا رنگِ حیات
آدمی کو بعد مرنے کے بھی ہے ممکن ثبات

جناب بلونت کمار ساگرؔ نکووری

اللہ رے وہ جلال وہ جلوہ حسینؑ کا
مانا تھا دشمنوں نے بھی لوہا حسینؑ کا
سر دے کے اس نے کردیا امت کا سر بلند
مرنا بھی کربلا میں ہے جینا حسینؑ کا
سر کو جھکا رہا ہوں مزارِ حسینؑ پر
ساگرؔ میں صدقِ دل سے ہوں بندا حسینؑ کا

جناب رام پرکاش ادہری ساحرؔ

ہشیار ہوں اک طور سے سودائی بھی
کافر بھی ہوں کوثر کا تمنائی بھی
ہے حق و صداقت مرا مسلک ساحرؔ
ہندو بھی ہوں شبیرؑ کا شیدائی بھی

جناب لالہ انوپ چند آفتابؔ پانی پتی

کون ہوسکتا ہے تری شان کا انساں حسینؑ
اے امامِ بے بدل اے عاشقِ ایماں حسینؑ
زیرِ خنجر بھی عبادت میں رہا مشغول تو
تیری قربانی پہ عالم کیوں نہ ہو قرباں حسینؑ

حشر تک بے درد قاتل بھی نہ پائیں گے سکوں
کربلا کی خاک سے اٹھتے ہیں وہ طوفاں حسینؑ

جناب گُرسرن لال ادیبؔ

لوحِ جہاں پہ نقش ہے عظمت حسینؑ کی
اک درسِ دائمی ہے شہادت حسینؑ کی
اعدا مٹا سکے نہ زمانہ مٹا سکا
ہے آج بھی دلوں پہ حکومت حسینؑ کی
اسلاف کو بھی ان سے عقیدت تھی اے ادیبؔ
میراث میں ملی ہے محبت حسینؑ کی